REGISTERED

No. L. 89.

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۸) مطبوعہ ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ع بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

لائل پور میں اس سال بیماری نے بالکل قدم نہیں رکھا۔ بلحاظ تندرستی اور صفائی شہر کے تحصیلدار کا انتظام اچھا ہے۔ **جموں** اور کشمیر میں اب تک ہیضہ کی شکایت برابر چلی جاتی ہے۔ **نرائن سنگھ** گڈھ کپتان ریاست جیند ایک ڈکیتی کے الزام کی لپیٹ میں آگئے۔ ہائی کورٹ جیند میں ۳ ستمبر سے اٹک مقدمہ مذکا کی تحقیقات ہوتی رہی مسٹر چھج بیرسٹرایٹ لا سردار گجن سنگھ لیڈر اور سردار بلونت سنگھ بیرسٹرایٹ لا ۸ ستمبر کو ۴ گھنٹہ ملزم کی طرف سے تقریر کرتے رہے۔ مسٹر ٹامکن پولیس افسر نے ۱۰ کو جواب دیا۔ لوگ نتیجہ کے منتظر ہیں۔ **ڈیرہ غازیخاں** میں طغیانی کے سبب سے کئی نشیبی مقامات میں پانی کھڑا ہے اس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اگر گورنمنٹ یہاں کے ملٹری سٹیشن کو توڑ دے تو کچھ حرج نہ ہوگا۔ **ڈاکٹر** مارلیسن لندن ٹائمز کا ایک خاص نامہ نگار پیکن سے لکھتا ہے کہ یہاں کے یوروپین کہتے ہیں کہ چینی سفیروں کی واشنگٹن اور لندن میں اب تک ویسی ہی عزت کیوں کی جاتی ہے ان کے جھوٹ اور فریب سے سفارتگاہوں کی خلاصی میں تاخیر واقع ہوئی۔ **ضلع میرٹھ** میں کئی ڈکیتیاں ہوئیں جن میں ڈاکوؤں نے بندوقوں کا استعمال کیا۔ **مرادآباد**۔ رامپور۔ بریلی سے ہیضہ رفو چکر ہوا خدا کرے اور جگہوں سے نکلے۔ **موضع** دزیرپرگنہ سرد ھنہ میں عجیب واردات واقع ہوئی۔ دو آدمی کنواں کھودتے ہوئے دب گئے۔ چار آدمی نکالنے گئے وہ بھی دب گئے۔ **ندوۃ العلما** کا جلسہ صوبہ بہار میں ہوگا اور ساتھ ہی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ بھی اسی جگہ ہوگا۔ **عبدالکریم** میونسپل کمشنر کانپور بھی پھنس گیا۔ مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ **چپیرا** کے مختاروں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حضور میں ایک عرضی دی ہے کہ جائنٹ مجسٹریٹ خود عرضی نہیں لیتے۔ اردلی کی معرفت لیتے ہیں یہہ بھی شکایت کرتے ہیں کہ ان کا طرز سلوک بھی اچھا نہیں۔ **فوج** میں انٹرک بخار کے دفع کرنے کی گورنمنٹ آف انڈیا بہت کوشش کر رہی ہے۔ **جنگ چین** کے لئے فوجوں کے بھیجنے میں تین کروڑ ۱۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ **کلکتہ** میں ایک گلبرٹ ہیرسن نام انگریز نے گلگ کیسلوہی کی دکان سے ایک سرا لیکر نکل لیا۔ ۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔ **بمہ مار** ریلوے کے کلرس کلارک دیوارام کو غبن کے جرم میں تین سال قید ہوئی۔ **کہتے** ہیں کہ بنارس کے اخبار کالیداس پر مقدمہ بھی گورنمنٹ کی تحریک سے جاری کیا گیا ہے۔ **رنگون** میں ایک برمی لومیاک نامی کو جعلی چک سے نیشنل بینک کا ۱۰۰۰ روپیہ اڑانے کے جرم میں ۴ سال قید کی سزا ملی۔ **بنگال** وسطی ریلوے کو لوہا گارہ تک لے جانے میں ۳۰ لاکھ صرف ہوگا۔ **کانپور** میں تشویش بخش افواہوں سے بے چینی پھیل رہی ہے۔ نئی سڑکیں نکالنے کی تجویز سے لوگ گھبراتے ہیں۔ حماقت ہے۔ **معزول** مہاراجہ جھالاواڑ کی رانی صاحبہ مرگئیں پولیٹیکل ایجنٹ بھی جنازہ کے ہمراہ تھے۔ **پھگواڑہ** میں ہیضہ کا زور ہے۔ انسداد کی تدبیریں کی جاتی ہیں۔ **کشمیر** میں اکتوبر اور نومبر نظارہ نہایت دلکش ہوتا ہے۔ لیکن ہیضہ کے سبب سے راجہ صاحب کھیتری جلد واپس آجینگے۔

لندن کے اخبارات کہتے ہیں کہ امیر صاحب کابل نے شہزادہ حبیب اللہ خاں کو جنگی و مالی انتظام سلطنت سپرد کر دیا ہے۔ لیکن پایونیر اس کی زور سے تردید کرتا ہے۔ **ممالک** وسطی میں گذشتہ ہفتہ سے ہیضہ کسی قدر کم ہوگیا ہے۔ **پونا** کا خونخوار قاتل موسوشدیہ بن بھتیا پولیس کی متواتر کوششوں سے گرفتار ہوگیا۔ یہہ ظالم سات آدمیوں کو قتل کر کے جنگل میں بھاگ گیا تھا۔ **جاپانیوں** نے قحط زدہ ہندوستانیوں کی امداد کے لئے ایک ناٹک کیا۔ **احمدآباد** میں ایک دولتمند رئیس مادھولال انچھوڑلال نے اپنے مرحوم والد کی یادگار میں ایک لاکھ روپیہ دیا۔ اس سے صنعت وحرفت کا مدرسہ بنانے کی تجویز ہے۔ آفریں باد بریں ہمت مردانہ۔ **حضور** لارڈ کرزن نے سر کلاڈ میکڈانلڈ کو سلامت رہنے کی مبارکباد بھیجی سر کلاڈ میکڈانلڈ نے جواب دیا کہ ہندوستانی فوج کے وسیلہ سے بچ گیا ورنہ کام تمام ہوچکا تھا۔ **رزیڈنٹ** کشمیر کی دختر نیک اختر کی شادی کپتان گڈیو صاحب کے ساتھ ہونے والی ہے۔ **شملہ** میں ایک بڑا کرکٹ میچ ۸ سے ۱۰ اکتوبر تک انگریزوں اور پارسیوں میں ہوگا۔ **بنگلور** سے ۱۱ تاریخ کی خبر ہے کہ یہاں فوجی سپاہیوں نے آپس میں ہنگامہ کیا ۲۵ ویں پلٹن مدراس کے موپلہ سپاہی تھے۔ یہہ مقامی جھگڑا کئی دن سے چلا آتا تھا۔ یہہ لوگ بھی مثل پٹھانوں کی اپنے پاس چھرا ہر وقت موجود رکھتے ہیں۔ یہہ اصل میں ملابار کے رہنے والے ہیں جہاں چھری کا رکھنا انسان کے لئے لازمی سمجھا جاتا ہے۔ **آئندہ** امتحانی سول سروس جو لندن میں ماہ اگست سنہ ۱۹۰۱ع میں لیا جاویگا اسکی قواعد وضوابط کی کیفیت گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوئی ہے۔ امتحان یکم اگست سے

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای-ایم-وہیری صاحب ڈی-ڈی- ایڈیٹر
پادری این-پریداس لکھنؤ- پنڈت رامانند چھتلانور- منشی عالم } اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ-گولکناتھ صاحب- پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین جھتلی الہ آباد- پادری پی-ایم-ایچ- اپول صاحب
پادری جی-ایل ٹھاکرداس لکھنؤ- پادری چیپل سنگھ صاحب
پادری بی-بی-رالی صاحب- پادری گولکناتھ صاحب جنت } کارسپانڈنٹس

جنگ ٹرنسوال پریسیڈنٹ کروگر میدان کو چھوڑ کر بھاگ نکلے- بھلا کوئی پوچھے کہ یورپ میں جا کر تم کیا کرو گے- ڈاکٹر لیڈز نے کون سا دقیقہ کوشش کا اٹھا رکھا تھا مگر کسی سلطنت نے امداد نہ دی- پریسیڈنٹ کروگر نے چھ ماہ کی رخصت لی ہے- پیچھے سے ان کے بجائے شاک برگر کام چلائے گا- لورنکو مارکوئز میں ٹرنسوال کے کنسل جنرل کے یہاں فروکش ہیں-

لندن کے ڈیلی ٹیلیگراف نے ۱۵ کو یہہ خوش خبری شایع کی کہ پریسیڈنٹ کروگر لورنکو مارکوئز کے مکان پر زیر نگرانی کر دیا گیا- سبب یہہ کہ برٹش کنسل نے یہہ اعتراض کیا تھا کہ پرتگالی علاقہ میں بیٹھکر پریسیڈنٹ کروگر کیوں حکومت جتاتا ہے- اس اعتراض نے کام بنا دیا اور لورنکو مارکوئز کے گورنر نے فوراً حضرت کو زیر نگرانی کر دیا ع

اے ترک من ستارۂ ترکی تمام شد

جنرل بوتھا بھی اپنا پیچھا چھڑاتا پھرتا ہے- کہتا ہے کہ بیمار ہوں اور فوجی کمان سے استعفا دیدیا- بجائے اس کے ڈلجون مامور ہوا ہے ❖

جنگ چین- پاینیر کے چند نامہ نگاروں نے لکھا ہے کہ بغاوت باکسروں کی بنیاد مشنری لوگ ہیں- ان پر الزام لگایا ہے کہ مسیحی مذہب کو زبردستی چین میں داخل کرنا چاہتے ہیں- دیگر اہل الرائے کہتے ہیں کہ باکسروں کی بغاوت کا اصل سبب یوروپین سلطنتوں خصوصاً روس اور جرمنی کا حرص اور لالچ ہے جنہوں نے ہتھیاروں کے زور سے کچھ عرصہ ہوا کہ کئی بندرگاہ اپنے قبضہ میں کر لئے تھے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ باہم سلطنت چین کو تقسیم کرنے کے بارہ میں شب و روز مشورہ کرتے رہے- بعض کہتے ہیں کہ چین کی اندرونی حالت ہی ایسی ہے کہ جس کا یہہ نتیجہ نکلا- چند لوگ کہتے ہیں کہ اہل چین منچو خاندان کو پسند نہیں کرتے تھے- اور شہنشاہ بیگم منچو خاندان کی بزرگی کو قایم رکھنا چاہتی تھی- غرض کہ ان تمام اسباب نے ملک چین میں ایک عجیب انقلاب پیدا کر دیا ہے- جہاں تک مشنریوں کا اس سے تعلق ہے اس کی نسبت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ جہاں مسیحی مذہب جاتا ہے تہذیب اور ترقی کو اپنے ساتھ لیجاتا ہے- شہنشاہ بیگم اور باشندگان چین اس سے نفرت کرتے ہیں- چین کے موجودہ مذہب کی نسبت یہہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹاازم (قدرت کی پرستش) کا زور ٹوٹ گیا ہے- کنفوشسزم کوئی مذہب نہیں ہے- صرف ایک طرح کی اخلاقی ہے- اس نے چین کیلئے بہت کچھ کر دکھایا مگر اب سائنس کے مقابلہ میں بالکل شکست کھا گیا- بدھ مذہب چین میں پرانا ہو گیا اور تعلیم یافتہ پارٹی پر اس کا کچھ بہت اثر نہیں رہا ہے صرف مسیحی مذہب ہی لوگوں کے دلوں کو موہت کر رہا ہے جو لوگ مسیحی مذہب کو ناپسند کرتے ہیں مسیحی خیالات اور طرز و فیشن کو پسند کرتے ہیں- امید ہے کہ رفتہ رفتہ مسیحی مذہب کی روشنی چین کو منور کر دیگی ❖

تار برقیات

افواہ ہے کہ ڈیویٹ قتل کر ڈالا گیا- **بلوم ہارشونیدا** کی بلٹن دو ہفتہ سے گھری ہوئی ہے- سائی برگ سے اس کو چھڑانے کے لئے فوج روانہ ہوئی ہے- **بوئروں** نے کروکوڈل پوایٹ اور کاپ ٹون پر دو ریلوے پل توڑ ڈالے اور تین سو گاڑیاں جلا دیں ❖ **چین** کے بلووں میں ۱۴۸ مشنری قتل ہو چکے اور ۹۰ مشنری گم ہیں- **علاوہ** اس کے کہتے ہیں کہ میں ہزار دیسی عیسائی قتل کئے گئے ❖ **جرمنی** کہتا ہے کہ وہ صوبہ یانگٹزی کو ہڑپ کرنا نہیں چاہتا ❖ **برٹش فوج** کا سوم بریگیڈ فوراً ہیوانی کو جانے والا ہے- **روس** رفتہ رفتہ اپنی فوجیں پیکن سے ہٹا رہا ہے- اب ۱۰۰۰۰ باقی ہے ❖ **لی ہنگ چنگ** شنگہائی سے روانہ پیکن ہوا تاکہ مصالحت کی سلسلہ جنبانی کرے- **ڈیلی ٹیلیگراف** لندن نے پریسیڈنٹ کروگر کے زیر نگرانی ہونے کی خبر شایع کی- بنیاد یہہ تھی کہ برٹش کنسل نے یہہ اعتراض کیا علاقہ پرتگال میں بیٹھکر حکومت جتانے کا اسے کوئی حق حاصل نہیں اس پر گورنر لورنکو مارکوئز نے زیر نگرانی کر دیا ❖ **گذشتہ** دو ہفتہ کے جنگ میں ۱۲۰۰۰ بوئر قتل ہوئے ❖ **کوہستانی** ملک میں انگریزی سپاہی بہ نسبت بوئر کے بڑھکر نکلا- **بوئروں** نے متصل بلوشیہ دھاوا کر کے جنرل بلر کی ڈاک لوٹ لی- **جنرل فرنچ** نے علاوہ ۱۰۰ قیدیوں کے بہت سی گاڑیاں ۴۳ ریلوے انجن اور ۳ ہفتوں کا سامان خوراک لوٹا- **بوئر** لوگ ٹوبا گو آبے میں آگر کہتے ہیں کہ نلسپروٹ میں برگر باہم لڑ رہے ہیں اور مسٹر کروگر پر الزام تھوپتے ہیں کہ ملک کی حمیت ہوا اور کاندوں کے پشتارے چھوڑ گیا ان کے مطیع ہونے کی امید ہے- **برٹش فوجیں** جس وقت جنوبی افریقہ سے انگلستان واپس آئیں گی تو نو آبادیوں کے فوجی دستے بھی ساتھ آئیں گے- جہاں ان کی بہت کچھ تعظیم و تکریم برٹش قوم کی طرف سے کی جائیگی اور حضور قیصرہ معائنہ فرما کر تمغے عطا کرینگی- **طاعون** نے ابھی گلاسگو کا پیچھا نہیں چھوڑا- **روسیوں** نے ادمیوں کو فتح کر لیا- ۲ توپیں بھی ہاتھ آئیں- اب تمام منچوریا ریلوے پر قابض ہو گئے- **لی ہنگ چنگ** پیکن میں پہنچ گیا- **امریکن** گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر گفتگوے مصالحت میں اتفاق نہ رہیگا تو ہم اپنی کارروائی جدا کر دیں گے- **جنرل** کلمانٹنر نے واین برگ اور روبٹ ندی کے درمیان بوئروں کی ۳۳ گاڑیاں چھین لیں- ۱۸۰ انجن جو بار برٹن پر بوئروں سے چھین لئے ہیں کام دینے کے قابل ہیں- **جنرل** پول کیریو کا پیچھوپ پر قابض ہو گیا- **میجر** گنٹی اینجورپ کے احباب اس بات کو سنکر خوش ہیں کہ پچھلے دنوں وہ بھی بوئروں کی قید سے خلاص ہو گیا اور اب تندرست ہے- **لنکا شایر** میں دو ماہ تک روئی کے کارخانہ بند رہیں گے اس کا کامل علاج یہہ ہے کہ روئی کاشت کی جائے ❖

آنریبل عالی جناب کنور ہرنام سنگھ صاحب آہلووالیہ ۔ کے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ نے اپنے ملک کی خیرخواہی اور خیراندیشی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ صاحب ممدوح نے اپنی آزادمزاجی اور جوانمردی کا نہایت عمدہ ثبوت دیا ۔ سچائی اور حقیقت کا فوٹو کھینچدیا ۔ مسیحی مذہب کی یہہ خوبی ہو کہ وہ انسان کو راست گفتاری اور ملکی خیرخواہی کی فضیلت بخشتا ہو ۔ اور اس کے عادات کو ایسا بنا دیتا ہو کہ وہ ہروقت اپنے ضمیر کے مطابق کام کرتا ہو اور بہبودی خلایق کا خواستگار رہتا ہو لہذا کنور صاحب ممدوح کی نسبت ایک اخبار عام کا آرٹکل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں وہو ہذا ۔

آفرین کنور ہرنام سنگھ صاحب آہلووالیہ

آنریبل جناب کنور ہرنام سنگھ آہلووالیہ ۔ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ نے خود کو جیسا آزادمزاج اور قیمتی ممبر حضور وایسرائے کی لیجسلیٹو کونسل کا ثابت کیا ہو ایسی مثال مشکل سے ہاتھ آسکتی ہو ۔ جب جناب کنور صاحب ممبر نامزد ہوئے تھے تو لوگوں کو ابھی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی بہادری کے عشرعشیر کا بھی یقین نہ تھا جو انہوں نے ممبر ہونے کے بعد ظاہر فرمائی اور ملک کو ہمیشہ کے لئے گرویدہ کر لیا ۔ اکثر صاحبان کا خیال تھا کہ وہ رئیس پارٹی میں سے ہیں سرکاری سفارش سے نامزد ہوئے ہیں لہذا وہ حکام کی رائے کی ہاں میں ہاں ملاویں گے ۔ لیکن انہوں نے ٹھیک شیخ سعدی کا یہہ قول ثابت کرکے دکھادیا کہ ؎

نامرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

قانون انتقال اراضی کے متعلق جو تقریر آپ نے فرمائی بالکل لاثانی تھی اور ملک کی عام پبلک نے جو نقص اس میں بتائے تھے ان سب کو آپ نے اس طرح اختصار کے ساتھ جمع کرکے دکھادیا کہ دریا کو کوزہ میں بند کردیا ۔ اور بالکل ایک شیردل ممبر کی طرح اپنے فرض کو ادا کیا ۔ کل ممبران کونسل متفق الرائے ہو کر مسودہ قانون کے حق میں تھے ۔ ان سب کے مقابلہ میں ایک دیسی ممبر کا یہہ حوصلہ دکھانا ہر طرح سے قابل آفرین اور مرحبا ہو ۔ آپ ہی نے اپنی ابتدائی تقریر اجلاس کونسل میں دربارہ مسودہ ہذا یہہ تجویز پیش کی تھی کہ اس اہم معاملہ کے غور اور جانچ کے لئے بہتر ہوگا کہ پنجاب سے ایک اور ممبر شامل کونسل کیا جاوے ۔ آپ کا خیال تھا کہ دوسرا پنجابی ممبر ہونے سے ان کے ہاتھ مضبوط ہو جاویں گے اور دونوں ممبر ملکر ایک اور ایک گیارہ کے برابر کام کرکے اس مسودہ کے منسوخ یا ترمیم کرانے میں کامیاب ہو جاویں گے ۔ ان کو اس امر سے تو ازحد خوشی ہوئی ہوگی کہ ان کی تجویز حضور وایسرائے نے منظور فرمائی اور پنجاب سے ایک اور ممبر کو اس مسودہ پر غور کی خاطر نامزد فرمایا اور وہ نئے ممبر نواب محمد حیات خاں صاحب بہادر تجویز ہوئے ۔ کنور سر ہرنام سنگھ صاحب کو کس قدر ناامیدی ہوئی ہوگی جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی تجویز کے مطابق ایک اور پنجابی ممبر نامزد ہونے پر بجائے اس کے کہ وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوط کرتے ۔ انہوں نے جاتے ہی کثرت رائے کے ساتھ اپنی آواز ملادی ۔ اور کنور صاحب کا خیال بالکل پامال کر دیا ۔ ایسی ناامیدی کی حالت میں ممکن تھا کہ وہ بھی حوصلہ ہار دیتے ۔ مگر واہ رے شیردل مرد کیا عمدہ نمونہ خالصہ خون کی بہادری اور استقلال کا دکھایا اور اپنی واجب بات پر باوجود باقی ممبران کی اتفاق رائے کی مخالفت کے برابر قایم رہے ۔ اور ثابت کر دیا کہ آزادی اسے کہتے ہیں ۔ اور اخلاقی بہادری یوں استعمال کی جاتی ہو ۔

آپ نے سلکٹ کمیٹی کی متفقہ رائے کے خلاف جو مخالفانہ نوٹ لکھا ہو جو رپورٹ کے ساتھ شامل ہو ان کی کمال درجہ غور و فکر کو ثابت کرتا ہو اور یہہ واضح کرتا ہو کہ آپ نے اس مسودہ کے ہر ایک پہلو پر نہایت خوبی اور محنت کے ساتھ جستجو اور تحقیقات کی ہو ۔ اور اپنے تجربہ کو بہت وضاحت اور خوبی کے ساتھ قلمبند کیا ہو ۔ جہاں کثرت رائے حکام عالی مقام کی ایک طرف جتھا باندھ کر تلی ہوئی ہو ۔ وہاں ان کی تائید میں دلایل تلاش کرنا اور اس کی تائید میں دلچسپ یا پرزور تقریر کر دینا بالکل کوئی مشکل کام نہیں ہو بلکہ اہم مشکل یا پرزور عرق ریزی کا کام یہہ ہو کہ ان کے مقابلہ میں تردیدی دلایل پیش کی جاویں ۔ اور یہہ مشکل کام جس نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے ساتھ کنور صاحب نے نباہا ہو ان کا ہی حصہ ہو ۔ ان کی تقریر اور مخالفانہ نوٹ آب زر سے لکھنے کے قابل ہو ۔ اور جا ہے اس پر حسب مناسب غور نہیں کی گئی لیکن جناب کنور صاحب کو اس بات کی تسلی ہی ان کی محنت شاقہ کا پورا انعام ہو کہ انہوں نے اپنا فرض ممبری نہایت صداقت کے ساتھ پورا کیا اور اپنے ضمیر کی پیروی کرنے میں اس بات کا خیال نہیں رکھا کہ اس سے شاید اعلیٰ حکام ناراض ہو جاویں ۔ جیسا بعض صاحبان کا ایسے موقعہ پر خیال ہو جاتا ہو جن کو لوگ بہت "تجربہ کار" خیال کرتے ہیں گو یہہ صحیح ہو کہ ہاں میں ہاں ملانیوالے ممبران بجا خطابی عزت

حاصل کر جاتے ہیں اور آزاد راے رکھنے والے ممبران عموماً ایسی عزت حاصل کرنے میں پیچھے رہ جاتے ہیں لیکن ان کی صاف بیانی ہی کافی و وافی انعام ان کے لئے ہوتا ہی جو خطابوں سے بھی بڑھکر ہی کنور صاحب کو ہم صدق دل سے مرحبا اور آفرین کہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی آزاد بیانی ایمانداری اور خیرخواہی گورنمنٹ سے پُر حکام کے نزدیک بھی آخرکار عزت کی نگاہ سے دیکھی جاویگی اور اہل پنجاب کو تو آپ نے ہمیشہ کے لئے ممنون احسان کر لیا ہی کہ آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ ایڈوکیٹ سے بڑھکر ان کی وکالت کا تمام کام انجام دیا +

جناب کنور صاحب گو مذہب سے عیسائی ہیں مگر پھر بھی ان کی اعلیٰ خوبی ہی کہ اپنے دیسی فیشن کو بالکل نہیں بدلا۔ اور وہی سکھی سرداروں کے سادہ اور مردانہ لباس میں ہمیشہ ملبوس رہتے ہیں۔ اور یہہ بھی ان کی اعلیٰ درجہ کی اور خوبیوں میں سے ایک ہی جس سے موجودہ نسل کے نوجوانوں کو سبق لینا چاہیے جو ہر حال میں انگریزی فیشن کی نقل کرنا ہی اپنا فرض خیال کرتے ہیں +

چینی عظمت کی شیخی

چینی سفیر دربار واشنگٹن نے اپنے ملک کی عظمت کی نسبت ایک مضمون وہیں کے اخبار نارتھ امریکن ریویو میں شایع کرایا ہی۔ بقول اس کے چین کا ملک بلحاظ رقبہ قلمرو یا گنجایش آبادی کے تمام یوروپ سے بڑھکر ہی۔ یہاں کے صوبہ سیزچوین میں مضبوط قسم کے اتنے آدمی ہیں جتنے تمام جرمن قلمرو میں ہونگے۔ صوبہ شنٹونگ میں اتنے چینی رہتے ہیں کہ جتنے فرانس میں کل فرنچ ہیں۔ کوسٹاریکا یا نکاراگوا کے تمام باشندوں کو شہر کانٹن میں ڈالدو آٹے میں نمک کی طرح غایب ہو جائیں گے۔ صوبہ چلی کے تمام باشندوں کو چین میں لاؤ اور وہ اول درجہ کے ایک شہر کو بمشکل پُر کر سکیں گے۔ چین میں قدرت نے ہر ایک قسم کی آب و ہوا اور اس کی زمین میں ہر طرح کی زرخیزی کوٹ کوٹ کر بھری ہی۔ ہزارہا انسانی نسلیں گذر چکیں لیکن یہاں کی قدرتی زرخیزی اور تمول کو ختم نہیں کر سکی ہیں۔ زمین کے معدہ میں بے شمار خزانے دولت کے بھرے ہیں کہ آیندہ نسلیں عمریں صرف کریں تو بھی وہ ختم ہونے میں نہ آئیں گے۔ تانبہ کی کانیں۔ سونے کی ریت کے دریا۔ لوہے کی کانیں کوئلہ کی کانیں۔ جوں جوں تحقیقات کرتے ہیں نئے نئے معدن دولت کے معلوم ہوتے جاتے ہیں صرف ایک علاقہ شانسی میں اتنا کوئلہ ہی کہ تمام جہان کی ضروریات کو تین ہزار سال تک پورا کرکے بھی خالی نہ ہوگا۔ یانگٹسی ندی تبت سے ایسی ریت لاتی ہی کہ سونا بافراط نکالا جاتا ہی اور اس لئے اس کا مقامی نام اصطلاحی ہی وہ اس کو سونے کی ندی کہتے ہیں +

ایک اور بات میں چین اپنا ثانی نہیں رکھتا ہی اور وہ مزدوری کی ارزانی ہی۔ مزدوری کا بے شمار اور کبھی ختم نہ ہونے والا ذخیرہ ہر وقت مہیا ہی۔ کوئی گاؤں نہیں جہاں ہزاروں مزدور نہ ہوں۔ کوئی شہر نہیں جہاں بیسیوں ہزار مزدور نہ پائے جائیں۔ تجربہ سے ظاہر ہی کہ چینی مزدور اپنے کام میں کسی رقابت سے مغلوب نہ ہوگا بلکہ ہر ایک رقابت میں غالب آتا ہی۔ وہ محنتی ہی اور سمجھدار ہی اور دنگئی نہیں ہی۔ ایسی ایسی حالتوں میں نوکری کرتے ہیں کہ کمتر مضبوط قوم کا آدمی ہو تو چاروں زندہ نہ رہ سکے۔ گرمی مثل بھٹی کے ہو یا سردی مثل قطب کے وہ اپنے کام میں چون و چرا نہ کریگا اور بایں ہمہ گذارہ کے لئے چند مٹھی چاول کافی ہی۔ چین کی آبادی چالیس کروڑ اندازہ کی جاتی ہی لیکن اصل میں اس سے دس پندرہ کروڑ زیادہ ہی ہوگی۔ عام

یسوع کی ہمدردی

یسوع سے کہدو! اس ہدایت میں کیسی تسلی ہی۔ بڑے چھوٹے اور امیر غریب کے واسطے یہی ہدایت ہی۔ اس لئے کہ یسوع کسی خاص شخص یا فرقہ کے واسطے دنیا میں نہیں آیا۔ ”وہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا“ اس نے خود کہا کہ ”اے سب لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا“ پس جو کوئی اپنے گناہوں سے نجات پانے اور اپنے دل کا آرام چاہتا ہی دعا اور ایمان کے ذریعہ سے یسوع کے پاس جاوے وہ کسی سے منہہ نہ موڑیگا۔ اور کسی کو نکال نہ دیگا۔ اس نے آپ کہا ہی کہ جو کوئی مجھ پاس آئیگا میں اُسے ہرگز نکال نہ دونگا“ اور پاک کلام میں لکھا ہی۔ ”جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے“ ”جو کوئی چاہے“۔ خدا کسی خاص شخص کو نہیں بلاتا۔ اگر بڑے لوگ کسی طرح کے رنج و فکر اور گناہ میں مبتلا ہوں تو بے خطرہ یسوع کے پاس اپنے سارے رنج اور گناہ اور فکر لے کے آویں۔ اور اپنے دل کا حال یسوع سے کہدیں۔ اس پر پورا بھروسہ رکھیں۔ یسوع وفادار دوست ہی وہ ہمیں ہرگز دھوکہ نہ دیگا۔ جب ہم نے اُسے اپنا حال بتا دیا ہی



تو وہ چپ نہ رہیگا۔ وہ ہماری دعا کا جواب ضرور دیگا اگر دیری معلوم ہو تو بھی ہم اس پر ایمان رکھیں۔ اور یاد رکھیں کہ جب اس کی بے انتہا دانش ٹھیک وقت دیکھے گی ہماری دعا کا جواب ہمیں مل جائیگا۔ "اے تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہوئے لوگو میرے پاس آؤ" اس بلاہٹ کو سن کے دل کو کیسا آرام ملتا ہے۔ کیسی تسلی ہوتی ہے جب ہم یہہ جانتے ہیں کہ ایک ایسا شخص ہے جس کو ہماری فکر معلوم ہے جس کو معلوم ہے کہ ہم گناہ کے بوجھ سے دبے ہوئے ہیں اور جو ہماری رنج و مصیبت بھی جانتا ہے۔ یہہ جاننے والا شخص یسوع مسیح ہے۔ وہ سارے رنجیدہ اور غمزدہ لوگوں کو اپنے پاس بلاتا ہے۔ تم اپنا حال اس کو بتادو۔ "تم اپنے جیون میں آرام پاؤگے۔" اگر تم گناہ میں ڈوبے پڑے ہو اس کو پکارو اس کا ہاتھ بہت زور آور ہے۔ وہ تم کو گناہ سے رہائی دیگا وہ تمہارے سارے گناہ معاف کر دیگا۔ اور آگے کو پاک زندگی بسر کرنے کی طاقت بھی دیگا۔ اپنے دل کے رنج بھی یسوع سے کہدو وہ تمہاری حالت خوب جانتا ہے۔ کیونکہ جب وہ دنیا میں تھا تو وہ خود مرد غمناک اور آشنائے رنج تھا۔ اگر تم زندگی سے تھک گئے ہو تو یسوع سے کہدو۔ وہ تمہارے ساتھ ہمدردی کریگا اور تمہارے دلوں میں ایسا آرام دیگا جو سمجھ سے باہر ہے۔ جب وہ دنیا میں تھا تو اس کے پاس سر رکھنے کو بھی جگہہ نہیں تھی وہ شہر شہر پھرتا تھا۔ دھوپ میں گرمی میں اور بہت ماندہ ہو جاتا تھا۔ لوگ اس کو پیار بھی نہیں کرتے تھے۔ جگہہ جگہہ وہ اس کے پر محبت دل کو اپنی سخت باتوں اور برے کاموں سے چھیدتے تھے۔ یہہ ساری مصیبتیں یسوع نے برداشت کیں تاکہ وہ اپنے لوگوں کی ہر حالت میں مدد کر سکے۔ امیروں کو بھی یسوع بلاتا ہے۔ لیکن ان کی دولت کو ان کے ساتھ بھی مانگتا۔ یسوع چاہتا ہے کہ لوگ اس کو سارے دل سے پیار کریں۔ اس لئے کہ اس نے ہم کو اتنا پیار کیا کہ اپنی جان ہمارے واسطے دیدی۔ اب اگر ہم اس کو آدھے دل سے پیار کریں تو اس کا دل بہت دکھتا ہے۔ سو سب کچھ الگ کرکے ہم یسوع کو پہلے جگہہ دیں۔ دوستوں میں پہلا دوست۔ دولت میں اس کے پیار کو سب سے بڑی دولت جانیں۔ الغرض یسوع سے کہدو (۱) کیا ہو ماندے کیا ہو دل شکستہ۔ یسوع سے کہدو کیا ہو عزیز کیا ہے غم کا راستہ۔ یسوع سے جاکے کہو (۲) کیا تم روتے۔ کیا ہے زخم کاری۔ یسوع سے کہدو کیا گناہ کا بوجھ ہے دل پر بھاری یسوع سے جاکے کہو ؎

راقم

جے۔ فیلڈ بریو

لدھیانہ کی کوچہ بندی

ٹریبیون مورخہ ۸ ستمبر کہتا ہے کہ "لوکل میونسپلٹی لدھیانہ نے ایک رزولیوشن بدیں غرض پاس کیا ہے کہ تمام شہر کے دروازے سمار کئے جائیں یہہ دروازے پچاس سال کے عرصہ سے بنے ہوئے ہیں اور شریروں اور بدمعاشوں کے دخل کو روکنے کے لئے عمدہ ذریعہ ہیں۔ اہل شہر نے ارادہ کیا ہے کہ حکم مذکورہ بالا کے خلاف کمشنر اور لفٹنٹ گورنر پنجاب کے حضور عرض پرداز ہوں۔ روساے شہر کو اس رزولیوشن پر مکرر غور کرنا چاہیے۔ اس کے سبب سے شہر میں بڑا تھلکہ مچا ہوا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ میونسپل کمیٹی دوبارہ غور فرمائیگی"

۱۸۵۰ء میں حکام کے حکم سے یہہ دروازے بنائے گئے تھے اور سالہا سال کے تجربہ سے رعایا ان دروازوں کی خوبی سے واقف ہو گئی ہے اور ان کے قایم رہنے میں اپنی حفاظت اور بہتری سمجھتی ہے اور چونکہ ہمارے شہر کے ممبر صاحبان اور پریسیڈنٹ صاحب نہایت دانا اور رحیم ہیں اور ہمیشہ رعایا کو آرام اور آسایش پہنچانے کا خیال رکھتے ہیں ہمیں امید ہے کہ اس کارروائی میں بھی رعایا کی بہبودی کا خیال رکھیں گے ؎

بقیہ

آریا صاحب کے خیالات کی تردید

اختلاف سوم ۳

(۳) معترض صاحب فرماتے ہیں کہ مسیح کا زندہ ہونا سوائے گیارہ شاگردوں اور کسی شخص نے نہیں دیکھا اس کے ثبوت وہ دو مقام پیش کرتے ہیں۔ اوّل (متی ۲۸: ۱۷) دوم (اعمال ۱: ۳) حالانکہ ۳ آیت اس باب میں پائی بھی نہیں جاتی ہے۔ البتہ ۱۴ آیت میں یہہ ذکر ہے۔ عزیز من خداوند مسیح کو زندہ ہونے کے بعد شاگردوں کا دیکھنا متفرق طور پر پایا جاتا ہے اور متی و قرنتیوں ۱۵ باب کا بیان ایک موقعہ کا ہی ہے۔ یعنے کبھی دو نے کبھی گیارہ نے اور کبھی ایک نے کبھی بارھوں نے اور پھر جیسے قرنتیوں ۱۵: ۴ سے ۸ سے ذکر پایا جاتا ہے کہ پانچ سو زیادہ تھے۔ جنہیں وہ ایک بار دکھائی دیا۔ دیکھو یوحنا ۲۰: ۱۴ سے ۱۷ و (لوقا ۲۴: ۱۳ سے ۳۲) اور (لوقا ۲۴: ۳۳ سے ۴۷) وغیرہ اور (متی ۲۸: ۱۶) (یوحنا ۲۰: ۱۹ سے ۲۰)

اور نیز ۲۰: ۲۶ سے ۲۹ تک و ۱ اعمال ۱: ۳ و ۴ و ۹) اور یوحنا ۲۱ باب میں بھی مذکور ہے۔ اس وقت نتھانیل قانائے جلیل کا بھی ساتھ تھا۔ غرض کئی مرتبہ خداوند مسیح اپنے شاگردوں کو دکھائی دیا۔ پولوس جو قرنتی کلیسیا کے خط میں ذکر کرتا ہے تعداد کی بابت وہ ان ہی ہونتوں کی بابت لکھتا ہے۔ جیسا اس کو رسولوں اور خدا کی روح سے معلوم ہوا۔ ان مقامات میں جو ہم نے درج کئے ہیں۔ کہیں اختلاف یا تناقض نہیں پایا جاتا۔ کیونکہ اثبات یا نفی ایک دوسری عبارت کے مقابلے میں نظر نہیں آتی۔ یعنے جیسا اگر ایک جگہہ دو کا ذکر آیا اور دوسری جگہہ گیارہ یا بارہ۔ تو گیارہ یا بارہ کی جگہہ میں یہہ نہیں لکھا گیا کہ دو نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ دو کی جگہہ میں یہہ ذکر آیا کہ گیارہ یا بارہ نے کبھی نہیں دیکھا۔ پس جب نفی یا اثبات عبارت میں نہیں پائی جاتی تو کوئی تناقض نہیں۔ ایسے ہی آپ کے کل اعتراضات کی صورت نظر آرہی ہے۔

اور آپ نے جو اعمال ۱: ۱۵ کا حوالہ دیکر ذکر کیا کہ شاگرد اس وقت دو سو بیس نہ تھے۔ جناب من آپ کے خیال شریف میں یہہ آیت نہیں آئی۔ اعمال کا مصنف اس آیت میں ان شاگردوں کا ذکر کرتا ہے۔ جو پطرس کی وعظ سننے کو اس وقت اکٹھے ہوئے تھے نہ کل شاگردوں کا شمار بتاتا ہے۔ جنہوں نے کہ خداوند مسیح کو قبول کیا تھا۔

دیانندی آریوں کے الزام کی تردید

ایک آریا پنڈت کا اعتراض۔ مسیح نے ایک گدھی معہ بچہ کے اپنے شاگردوں کے ذریعہ چوری کروائی ہم دیکھیں گے کہ پنڈت صاحب راستی پر ہیں یا صرف مسیح کی ذات اقدس پر عیب لگاتے ہیں۔ جناب فرماتے ہیں کہ انجیل سے ہویدا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے گدھی چوری کروائی اور ثبوت میں۔ متی ۲۱: ۱-۷ پیش کرتے ہیں اور جب وہ یروشلم کے نزدیک پہنچکر بیت فاگا میں زیتون کے پہاڑ پاس آئے۔ تب یسوع نے دو شاگردوں کو یہہ کہکر بھیجا کہ سامنے کی بستی میں جاؤ اور وہاں ایک گدھی بندھی اور اس کے ساتھ ایک بچہ پاؤ گے کھول کے میرے پاس لاؤ اور اگر کوئی تم کو کچھ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہہ درکار ہیں کہ وہ اسی دم انہیں بھیجدیگا۔ یہہ سب کچھ ہوا تاکہ جو نبی نے کہا تھا۔ پورا ہو کہ صیون کی بیٹی سے کہو۔ (دیکھ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدھی پر بلکہ گدھی کے بچہ پر سوار ہوکر آتا ہے۔) سو شاگردوں نے جاکے جیسا یسوع نے انہیں فرمایا تھا بجا لائے اور اس گدھی کو بچہ سمیت لے آئے۔ اور اپنے کپڑے ان پر ڈالے اور اسے اس پر بٹھلایا جو پیشین گوئی خط وحدانی کے اندر ہے۔ اس کو نہ تو پنڈت جی اور نہ ہی پنڈت لیکھرام متوفی اپنے اعتراض کے اندر درج کرتے ہیں۔ جان بوجھکر یہہ عبارت چھوڑ جاتے ہیں۔ یہہ بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس قسم کی بددیانتی وید کے بارہ میں چل سکتی ہے۔ کیونکہ عوام الناس اس کو پڑھ نہیں سکتے مگر انجیل بچہ بچہ پڑھ سکتا ہے۔ قولہ اس بیان سے ثابت ہے کہ مسیح نے شاگردوں سے چوری کروائی۔

جواب یہہ قصہ چاروں اناجیل میں مرقوم ہے۔ کسی نے مفصل لکھا کسی نے مجمل۔ یہہ بستی جہاں سے گدھی لانے کا فرمان مسیح نے کیا۔ بیت عنیا تھی۔ لعذر اور مارتھا اور مریم کا مکان یہاں تھا۔ اس شہر میں مسیح نے لعذر کو جو مرگیا تھا زندہ کیا تھا۔ اور اس معجزہ کے سبب سے اس گانو میں مسیح کے ماننے والے بہت ہوگئے تھے۔ دیکھو یوحنا ۱۱: ۴۵۔ تب یہودیوں میں سے بہتیرے جو مریم کنے آئے تھے اور یہہ کام جو یسوع نے کئے تھے دیکھے تھے۔ اس پر ایمان لائے۔

یاد رکھو کہ مرید اور سکھ اپنا سب کچھ پیر اور گرو کا سمجھتے ہیں۔ سکھوں کا گھر گرو کا گھر ہے۔ بہنچے گھر سے پوچھے اور بن پوچھے چیز لے سکتے ہیں مسیح کے معتقد مسیح کو خداوند یعنے مالک کہا کرتے تھے۔ ان کی جان و مال کا وہ مالک تھا۔ پس مالک کو کیا ضرورت ہے کہ وہ پوچھے۔ ہاں بعض اوقات پوچھنے کی بھی ضرورت پڑجاتی ہے۔ مثلاً میں بعض وقت اکثر کسی لڑکے سے صرف یہہ کہا کرتا ہوں کہ میرے گھر سے یا میری منیر سے فلاں چیز لے آؤ بعض وقت میں لانے والے کے سبب سے یہہ کہتا ہوں کہ کہدو کہ مجھکو اس کی ضرورت ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں۔ غیر کے گھر سے چیز لانے میں بھی اکثر ہم مختصر کہہ دیتے ہیں کہ فلاں کے گھر سے دیگچی یا کوئی اور چیز لاؤ۔ لیکن ہمارا مطلب یہہ نہیں ہوتا کہ بن پوچھے لاؤ۔ ہم سب روزمرہ مختصر طور سے یہہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔

صرف اجازت کا لفظ نہ استعمال کرنے سے چوری کا الزام لگانا عین نادانی ہے۔ جناب من مختصر بات کہنے سے انسان چور نہیں بن جاتا۔ اور مسیح نے یہہ جو کہا کہ اگر کوئی تم سے پوچھے تو کہو کہ خداوند کو ان کی ضرورت ہے۔ یہہ صرف شاگردوں کی خاطر کہا تاکہ مالک یہہ نہ سمجھیں کہ یہہ لوگ کسی اپنے مطلب کے واسطے لے جاتے ہیں۔

دوئم غالباً مسیح نے گدھی لانے سے کچھ روز



پیشتر جبکہ شاگرد ساتھ نہ تھے اس کے مالکوں سے پوچھا ہوکہ جب ان کی ضرورت ہوگی میرے پاس بھیجدینا۔ کیونکہ عبارت یہہ کہ وہ یعنے مالک اسی دم انہیں بھیجدیگا۔ یہہ ظاہر کرتی ہو کہ مسیح نے ان سے پوچھ بھی لیا ہوگا۔ پھر پنڈت صاحب یہہ بھی فرماتے ہیں کہ گدھی اور گدھی کا بچہ بے اجازت یعنے چوری کرکے لائے گئے۔ جواب اگر جناب کو تحقیق کا شوق ہوتا تو مرقس کی انجیل کا مطالعہ کرتے جہاں یہہ لکھا ہو کہ ان جانوروں کے لانے کی مالکوں سے شاگردوں کو اجازت ملگئی اور وہ مقام یہہ ہو کہ بعضوں نے ان میں سے جو وہاں کھڑے تھے انہیں کہا کہ یہہ کیا کرتے ہو کہ گدھی کے بچہ کو کھولتے ہو۔ انہوں نے جیسا یسوع نے فرمایا تھا کہا۔ تب انہوں نے ان کو جانے دیا۔ مرقس ۱۱: ۵ و ۷۔ دیکھئے یہاں سے ظاہر ہوتا ہو کہ بخوشی تمام انہوں نے مسیح کے نام پر جانے کی اجازت دی۔ پنڈت جی یہہ بھی فرماتے ہیں کہ شاید اس کے کھولنے پر کتنا ہنگامہ ہوا ہوگا جو انجیل نویسوں نے نہیں لکھا جناب ہنگامہ کی کوئی بات نہیں جو بات واقعی تھی وہ ہم نے انجیل سے بتلادی۔ جناب کے قیاسی اعتراض کی یہاں گنجائش نہیں۔

ہم نے پنڈت لیکھرام کی کتاب کرسچن مت درپن کا بھی مطالعہ کیا۔ اور اس میں اس کے ساتھ یہہ بھی اعتراض ہو کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کو فریب سکھلایا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہنا کہ مالک نے مانگا ہو۔ وہ یوں بیان کرتے ہیں کہ فریب اس واسطے ہو کہ شاگردوں کو کہا کہ اگر کوئی پوچھے تو کہنا کہ خداوند مانگتا ہو خداوند کے لغوی معنے مالک کے ہیں۔ اور ایسا ہی عام طور پر مالک کے معنوں میں استعمال ہوتا ہو اور مسیح کو شاگرد بھی خداوند کہتے تھے۔ مطلب یہہ کہ جب کوئی راستہ گذرنے والا دیکھکر پوچھے خداوند یعنے مالک کے معنے سمجھکر چلا جاویگا۔ اور ان کا مطلب دودھاری تلوار کی طرح مالک اور عیسیٰ سے تھا جس سے صاف چوری و فریب ظاہر ہوتا ہو۔ جناب من! اگر دشمنی اور تعصب نے آنکھ اندھی نہ کی ہوتی تو صاف ظاہر ہو جاتا کہ مسیح نے کسی قسم کا فریب نہیں سکھلایا مسیح خداوند کے نام سے مشہور تھا۔ کل ملک کنعان اور بیت عنیاہ میں بھی جس میں یہہ امر ظہور میں آیا۔ اگر مسیح اس نام سے مشہور اور ملقب نہ ہوتا تب تو اعتراض کی جگہہ تھی۔ کئی ایک مقام ہیں جن سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ خداوند کے نام سے مشہور تھا۔ چند ایک یہہ ہیں۔ یوحنا ۴: ۱ و ۱۹ و ۴۹ و ۵: ۷ و ۹: ۳۸ و ۱۱: ۲۱ و ۳۲ و ۱۲: ۱۳ و ۱۳: ۶ و ۲۵ و ۱۴: ۵ و ۲۰: ۱۸۔ متی ۸: ۲ و ۶ و ۹: ۲۹۔ پھر اعتراض کی تردید کے لئے دیکھو وہ جنہوں نے پوچھا کیوں کھولتے ہو وہ گدھی کے مالک تھے۔ لوقا ۱۹: ۳۳ و ۳۴ جب جب گدھی کا بچہ کھولنے لگے اس کے مالکوں نے ان سے کہا کہ اس بچہ کو کیوں کھولتے ہو انہوں نے کہا خداوند کو درکار ہو۔ بھلا یہہ تو بتاؤ کہ مالکوں کو مالک کہکر کیوں کر دھوکا دیا جا سکتا ہو۔ یونانی میں خداوند یعنے مسیح اور گدھی کے مالک کے لئے ایک ہی لفظ ہو اور دوسرا لفظ نہیں مگر مترجموں نے خداوند اور مالکوں میں امتیازی لفظ لکھا ہو۔ چنانچہ انجیل اردو اور فارسی میں مسیح کے واسطے خداوند اور ان جانوروں کے صاحبوں کے واسطے مالکان یا مالکوں لکھا ہو۔ اور انگریزی میں مسیح کے واسطے Lord اور ان جانوروں کے مالکوں کے واسطے Owners. لکھا ہو۔

مسیح کے شاگرد کسی طرح سے بیت عنیاہ جیسے گاؤں سے چوری سے دن دہاڑے گدھی اور گدھی کا بچہ نہیں لا سکتے تھے۔ اور نہ ہی وہاں کے باشندوں کو وہ کسی طرح سے دھوکا دے سکتے تھے کیونکہ وہاں کے عیسائی اور غیر عیسائی مسیح سے اور مسیح کے شاگردوں سے بخوبی واقف تھے۔ ہم کسی طرح سے مسیح اور مسیح کے شاگردوں کو ملزم نہیں گردان سکتے اور نہ ان پر شبہ ہو سکتا ہو۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی مسیح نے چوری نہیں کی۔ اور مسیح کے شاگردوں نے بھی کبھی چوری نہیں کی۔ تو پھر ہم کیونکر ایک پاک آدمی کو ملزم گردان سکتے ہیں۔

آریوں کے بڑے پنڈت نے مفت میں ایک پاک آدمی پر جس پر اٹھارہ سو برس تک ایک گناہ ثابت نہیں ہوا انیسویں صدی میں الزام لگایا ہو۔ پنڈت صاحب کی عقل پر محقق اور منصف مزاج لوگ کیا کہیں گے۔ یا تو پنڈت صاحب کو تحقیقات کا مادہ نہیں یا یہہ کہ اپنے مذہب کی بیجا حمایت میں دوسروں پر الزام لگانے شروع کر دئے ہیں۔ اس اعتراض کو ہم نے بہت الٹ پلٹ کر کے دیکھا۔ لیکن کسی پہلو سے مسیح کی ذات اقدس پر الزام نہ آیا۔

غرضکہ یہہ اعتراض مسیح پر کسی طور سے عاید نہیں ہو سکتا۔ اول اگر مسیح جو اپنے لوگوں سے ایک تن ہو اور ان کا مالک اور خداوند ہو وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ ان کے بن پوچھے کوئی چیز نے لیوے تو یہہ چوری میں داخل نہیں ہو۔ یاد رکھو پہلے عیسائی سب جو ایمان لائے تھے اکٹھے رہے اور ساری چیزوں میں شریک تھے۔ اعمال ۲: ۴۴ اور ایمانداروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان ہوئی۔ اور کسی نے اپنے مال کو اپنا نہ سمجھا بلکہ ساری چیزوں میں شریک تھے۔ اعمال ۴: ۳۲۔ پس اس

صورت میں بھی مسیح اس الزام سے بری ہے۔ دوئم ہم نے یہہ بھی ثابت کر دیا کہ غالباً مسیح نے شاگردوں کو بھیجنے سے کچھ دن پیشتر مالکوں سے اجازت بھی لے لی ہو۔ پس اس صورت میں بھی مسیح اس الزام سے بری ہے۔ سوئم یہہ کہ آخر مسیح کے شاگرد گدھی اور گدھی کا بچہ مالکوں کی اجازت سے لائے۔ اور انہوں نے لے جانے کی اجازت دیدی۔ اس صورت میں بھی مسیح اور اس کے شاگرد اس الزام سے بری ہیں۔ چہارم آنکہ فریب کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ ان جانوروں کے مالک خود لے جانے کی اجازت دیتے ہیں۔ پنجم نہ اس وقت اور نہ اس کے بعد ہی مسیح پر الزام لگایا گیا کہ فلاں وقت مسیح اور اس کے شاگردوں سے فلاں نالایق کام کیا گیا۔ ششم وہ گدھی چھپائی نہیں گئی۔ وہ سب کے سامنے اس پر سوار ہوا۔ اور ایک بڑا بھاری انبوہ اس کے اردگرد تھا۔ جو اس کو نجات دہندہ اور بادشاہ کی عزت دے رہے تھے۔ بتائیے اس میں چوری کرنے اور دھوکا دینے کی کہاں گنجائش تھی۔ یاد رکھو کہ مسیح کے معتقدوں کی تعداد سے مخالفوں کی تعداد بیشمار تھی اور مسیح کا دعویٰ انکے روبرو یہہ تھا کہ کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرسکتا ہے لیکن اسکے جواب میں سب کی زبان بند تھی کیا ایک بھی نہ تھا کہ اگر وہ چور تھا تو اسکی چوری ثابت کرتا۔ ہفتم پنڈت صاحب فرماتے ہیں کہ وہ گدھی اور گدھی کا بچہ کبھی واپس نہیں کئے گئے ہم پوچھتے ہیں کہ کہاں لکھا گیا کہ وہ پھر کبھی واپس نہیں کئے گئے۔ بیان میں صرف خاموشی ہے۔ اور انجیل نویسوں کی عادت ہے کہ الہامی بات بہت مختصر لکھتے ہیں۔ بلکہ اصلی مدعا کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک کہ وہ نجات کے مقدمہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں تو صرف ذکریاہ ۹:۹ میں جو پیشگوئی ہے کہ صیحون کی بیٹی سے کہو کہ دیکھ تیرا بادشاہ گدھی پر بلکہ گدھی کے بچہ پر سوار ہوکر تجھ پاس آتا ہے اس کی تکمیل دکھانا ہے۔

پھر پنڈت لیکھرام صاحب کا ایک اور اعتراض ہے جو ان کی اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ”انجیلوں کا اس میں باہم اختلاف ہے چونکہ متی کی انجیل نمبر اول ہے بنابران ہم بھی اس پر اکتفا کرتے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اتنا اختلاف کیوں ہوا۔

متی جو سیدھا سادا آدمی تھا اس نے صحیح طور پر گدھی اور بچہ دو لکھے اور سب جگہہ صیغہ جمع کا استعمال کیا۔ مگر دوسرے حواریوں کو یہہ بات سوجھ گئی کہ یہہ تو چوری ہے اور مسیح گنہگار ٹھہر جاتا ہے۔ بنابران گدھی کو دور کرکے صرف گدھی کا بچہ رہنے دیا (دیکھو مرقس ۱۱: ۱-۷- لوقا ۱۹: ۳۰- یوحنا ۱۲: ۱۴) جس سے جرم بہت ہی خفیف ہوجائے اور مسیح مجرم نہ کہلائے۔“ وہ فرماتے کہ ”متی سیدھا سادا آدمی تھا اسی واسطے اس نے گدھی اور بچہ دونوں کا ذکر کیا۔“ جواب متی سیدھا سادا آدمی نہ تھا وہ تو محصول لینے والا تھا۔ محصول لینے والے بہت چالاک آدمی ہوتے تھے اور ہر ایک کی چالاکی سے واقف ہونے کا وہ مادہ رکھتے تھے۔ نہیں صاحب واقعہ میں بات یہہ ہے کہ اور انجیل نویس پیشگوئی کا صرف وہ حصہ بیان کرتے ہیں جس پر زور ہے اور متی دونو حصے۔ زور اس بات پر کہ وہ بچہ پر سوار ہوا۔ اور پیشگوئی کا مدعا بھی یہی ہے۔ مسیح نے اس وقت گدھی پر اتنی سواری نہیں کی جتنی گدھی کے بچہ پر گدھی صرف اس واسطے لائی گئی کہ بچہ کی مدد ہوجاوے۔ جب وہ تھک جاوے تو مسیح گدھی پر سوار ہووے کیونکہ ابھی وہ اس کام میں لگایا نہیں گیا تھا۔ اور اس سے پہلے کبھی کوئی اس پر سوار نہیں ہوا تھا۔ مرقس ۱۱: ۲ لوقا ۱۹: ۳۰ اور انجیل نویسوں کی عادت تھی کہ ایک مفصل لکھتا تھا اور دوسرا مجمل۔ اور ایک مشہور کا ذکر کرتا دوسرا مشہور اور غیر مشہور دونوں کا چنانچہ متی کی عادت تھی کہ مفصل لکھے یعنے مشہور اور غیر مشہور۔ اور دوسروں کی عادت تھی کہ مختصر اور مجمل لکھیں اور مشہور کا ذکر کریں چنانچہ متی ۸: ۲۸ دو دیوانوں کا ذکر ہے اور مرقس ۵: ۲ اور لوقا ۸: ۲۶ میں صرف ایک مشہور دیوانہ کا ذکر ہے۔ پھر متی میں دو اندھوں کا ذکر ہے۔ لیکن مرقس اور لوقا میں صرف ایک اندھے کا ذکر ہے۔ متی ۲۰: ۳۰- مرقس ۱۰: ۴۶- لوقا ۱۸: ۳۵- اعتراض کیسی بے ادبی سے گھڑا گیا تھا ہم نے کیسے ادب اور فروتنی سے اس کا جواب دیدیا ہے۔ مسیح کے اس ارشاد پر غور کرو کہ ”تم بُرے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ جو دل میں بھرا ہے سو ہی منہہ پر آتا ہے۔ اچھا آدمی دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے۔ اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں باہر لاتا۔ پر میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہیں عدالت کے دن اس کا حساب دینگے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں ہی سے راستکار گنا جائیگا۔ اور اپنی باتوں ہی سے گنہگار ٹھہریگا۔“ متی ۱۲: ۳۴: ۳۷-

بعض پنجابی اور ہندوستانی صاحبان اس بات کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ مسیح نے گدھے کی سواری کی۔ جواب میں گذارش ہے کہ کنعان کی گدھے اس ملک کے گدھوں سے کہیں بڑھکر عمدہ ہوتے ہیں اور بڑے قیمتی ہوتے ہیں۔ بادشاہ اور شاہزادے قاضی اور حاکم انپر سوار ہوتے تھے۔ قاضی ۵: ۱۰ قاضی ۱۰: ۴ و ۱۲: ۱۴- فی زمانہ ہندو نو تعلیم یافتہ اور سکولوں کے ہندو طالب علم دیانندی آریوں کے عیسائی مذہب کے خلاف اعتراض پڑھکر جامہ میں پھولے نہیں سماتے اور ان کے ساتھ ہم آواز ہوکر مسیح اور

مسیحی مذہب کو ٹھٹھوں میں اڑانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ان اعتراضوں کو غور اور تعمق سے پڑھا اور دیکھا جاتا ہی تو وہ اعتراض کچھ تو ان کی ناواقفیت اور کچھ ان کی شرارت سے تعلق رکھتے ہیں اور کچھ تو ملحدوں کے اعتراضوں کی چوری ہی۔ یاد رکھو کہ ہر ایک چھوٹا بڑا اعتراض فرنگستان کے بے ایمانوں کی طرف سے ہوچکا ہی۔ لیکن بائبل کے منادوں کی طرف سے دندان شکن جواب مل چکے ہیں۔ اب مبارک ہی وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا اور ٹھٹھا کرنے والوں کے جلسہ میں نہیں بیٹھتا بلکہ خداوند کے کلام میں مگن رہتا اور دن رات اس کی شریعت میں سوچا کرتا۔ صلیب کا کلام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک بے وقوفی ہی۔ پھر ہم نجات پانے والوں کے لیے خدا کی قدرت ہی۔ کیونکہ لکھا ہی کہ میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور سمجھنے والوں کی سمجھ کو ہیچ کرونگا۔ کہاں حکیم کہاں فقیہہ۔ کہاں اس جہان کا بحث کرنے والا۔ کیا خدا نے اس دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا۔ اس لیے جب حکمت الہی سے یوں ہوا کہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ پہچانا تو خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ منادی کی بے وقوفی سے ایمان لانے والوں کو بچاوے۔ چنانچہ یہودی و محمدی کوئی نشان چاہتے اور یونانی و آریا حکمت کی تلاش میں ہیں۔ پر ہم مسیح کی جو مصلوب ہوا منادی کرتے ہیں وہ محمدیوں کے لیے ٹھوکر کھلانے والا پتھر اور آریوں کے لیے بے وقوفی ہی۔ لیکن ان کے لیے جو بلائے گئے ہیں کیا یہودی کیا یونانی کیا محمدی کیا آریا مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہی۔ بس اے آریو مسیح معصوم کی ذات اقدس پر جھوٹے عیب لگانے سے باز آؤ۔ اور اپنی جانوں کے گذر نے کے پاس پچی توبہ کرکے آجاؤ تاکہ تمہارا بھلا ہو اور عذاب ابدی سے بچکر ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوجاؤ ٭

الراقم

محمد حسین خاں

انتقال پُرملال

ہم اس خبر کو نہایت رنج والم سے نورافشاں میں شایع کرواتے ہیں کہ ۳ ستمبر ۱۹۰ء شام کے ۴ بجے ہماری کلیسیا اور جلال پور جٹاں کی عورتوں کی کمیٹی کی ممبر صوبے خاں کی بیوی مرض ہیضہ میں ۲ تاریخ کو مبتلا ہوکر جو کہ پہلے اپنے خاوند کے زیر علاج رہی اور ۲ تاریخ ۹ بجے رات کو ہمارے عالی جناب ڈاکٹر ٹیلر کے زیر علاج رہ کر اس جہان فانی ناپائیدار سے عالم جاودانی کو کوچ کرگئی خدا اسکے خاوند کو تسلی دے ٭

سودا

شہیدان سکندریہ

شہنشاہ سویرس کا دارالخلافہ روما کو جنگ پارتھیا سے فتح پاکر واپس آنا

سویرس کی تلوار چلی جبکہ چمک کر
یہہ چرخ بھی چکرا کے یہاں کھاتا تھا چکر
کرتی تھی کچھ اس طور سے وہ کاٹ چمک کر
میدان سے نامرد گئے بھاگ بلک کر
دشمن کی وہ افواج کو بے جان کرآئی
سب پارتھیوں کو وہ پریشان کرآئی
نیزہ کہیں کاٹا کہیں زرہ گیر کو کاٹا
گھوڑا کہیں کاٹا کہیں شمشیر کو کاٹا
یاں کاٹا جوانوں کو وہاں پیر کو کاٹا
پیادوں کو سواروں کو سر تیر کو کاٹا
تسمہ بھی رہ گردن کا نہ اک چھوڑ کے نکلی
دل چھید جگر چیر کے جاں توڑ کے نکلی
کشتوں کے سرو تن سے بھرا دشت کا دامن
برچھی سے ہوئے جسم میں مقتول کے روزن
جس وقت کٹی پارتھی سردار کی گردن
سویرس نے قبضہ میں کیا شہر کٹسفن
فاتح نے کہا فوج کو یاں لوٹ مچادو
انداز قیامت کا کٹسفن کو دکھادو
جرأت سے دلیری سے ہوا ختم جو سب کام
واپس ہوئے مردان دلاور بخوش انجام
رستہ میں ہوئے شاہ کی جانب سے یہہ احکام
افواج کریں وادی سریا میں کچھ آرام
خود سیر کناں وادی یونان میں آیا ٭
دربار میں عیسائی مریدوں کو بلایا ٭
فرمایا کہ دیکھو قدم آگے نہ بڑھانا
کہدیتا ہوں میں صاف مخالف ہو زمانا
میں شاہ زمن ہوں مجھے کیا تمنے ہی جانا؟
آسان نہیں حکم سے مرے سر کو پھرانا
اسطرح الٹ دونگا مسیحت کے طبق کو
جسطرح الٹتے ہیں کتابوں کے ورق کو
دھمکا کے ہوا شاہ تو روما کو روانہ
حکام کو یہہ حکم ہوا ایک بہانہ
سفاکی سے بھرپور ہوا سارا زمانہ
کہنے لگے خرمن ہی اگر ایک ہو دانہ
جب ذبح کو ہاتھ اپنا لگاتے ہیں ستمگار
کب دیکھتے ہیں حالت زار جگر افگار ٭

راماننداور

بقیہ

چندر لیلا سادھنی کا قصہ

پانچواں باب

چندر لیلا کا راستہ میں تکلیفات اٹھانا

پھر اُس نے اپنا سارا حال راجہ اور رانی کو کہہ سنایا۔ جب راجہ رانی نے چندر لیلا کی مصیبت اور تکلیفوں کا حال سُنا۔ اُن کو اُس کے حال پر بڑا رحم آیا۔ اور پھر چندر لیلا نے یہہ بھی کہا کہ یہہ ساری تکلیف میں نے اس اُمید پر اٹھائی قبول کی کہ میں خدا کو پاؤں۔ راجہ نے کہا کہ تو ہماری پرمیشر کی بیٹی ہے۔ اور ہمارے بیٹوں کی مانند ہے۔ ہمارے پاس رہو۔ اور اس طرح کی تکالیف نہ اُوٹھاتی پھر۔ اور ہمارے گھر کی پروہتنی بن جا۔ چندر لیلا یہہ بات سُنکر مان گئی۔ اور راجے کے گھر میں رہنے لگی۔ راجہ نے اُس کے واسطے ایک الگ مکان بنوا دیا۔ نوکر چاکر بھی اُس کے ماتحت کر دئے اور اب یہاں وہ راجے کے گھر میں سے ایک کی مانند بن گئی۔

وہ عورتوں کو شاشتر پڑہانے لگی۔ اور اُن کے دین کی کتابوں میں سے اُن کو سُناتی تھی اُن کے واسطے پوجا پاٹھ کرتی تھی۔ علاوہ ازیں اس کے وہاں رہ کر بنگالی اور اوریا زبانوں کی بولی بھی پڑھنی سیکھ گئی۔ تمام لوگ اُس کو بڑا پاک اور ایمان دار سمجھ کر اُس کی بڑی عزت کرتے تھے۔ راجہ اور رانی بھی صبح اور شام اُس کو سجدہ کرتے تھے۔ اسی طرح سے بڑے آرام کے ساتھ سات برس تک راجہ کے پاس رہی۔ اس کے بعد بڑا راجہ اور رانی مر گئے۔ اور اُن کا بڑا بیٹا گدی پر بیٹھا۔

اب چندر لیلا اٹھائیس ۲۸ برس کی ہو گئی تھی اور اس کی ساری بے شمار محنتیں اور تکلیفیں جو اُس نے دیوتوں کو دھنی کرنے کے واسطے کیں تھیں۔ اس کو کچھ فائدہ نظر نہ آتا تھا پر اسکے دل کی گھبراہٹ زیادہ بڑھتی جاتی تھی دل کی گھبراہٹ سے بے اختیار ہو کر چندر لیلا نے ایک اور بات سوچی کہ میں یہہ بندوبست کرونگی۔ اور جھوٹے بہانے کر کے راجہ سے اپنے گھر جانے کے لئے رخصت لی۔ راجہ نے اس کو اجازت دیدی۔ اور پچیس ۲۵ روپے بھی دئے۔

راجہ سے رخصت ہو کر بجائے گھر جانے کے تیرتھ کے لئے روانہ ہوئی اور اس دفعہ اس نے اپنے دل میں یہہ خیال کیا کہ میں تین برس تک خوب اچھی طرح اپنے جسم کو دُکھ دونگی۔ اور جو جو باتیں شاستروں میں لکھی ہیں کہ دیوتے اس قسم کے ظلموں سے جو لوگ اپنے اوپر کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ میں سب کچھ کروں گی۔

اور رام گنج میں جا کر سادھوؤں کے ساتھ شامل ہو گئی۔ اپنے جسم اور منہہ پر بھبوت ملی اور ماتھے پر سندور کا تلک۔ اپنے خوبصورت لمبے بالوں کو گوبر ملکر سر کے اُوپر لپیٹ دیا اور کپڑے اُتار کر دھوتی پہنی۔ اور گلے میں بڑے بڑے دانوں کی مالا کا ہار ڈالا اور پاؤں میں کھڑاؤں۔ اور سونے کے واسطے صرف ہرن کی کھال (مرگ چھالا) اور ہاتھ میں ایک بڑا دست پناہ لیکر اور اپنی سب تیاری کر کے اس نے منت مانی جو میں گرمیوں کے چھ ماہ سارا دن دھوپ میں اس ہرن کی کھال پر پانچ اگنی کے بیچ میں بیٹھی رہونگی۔ اور اسی طرح اس نے کیا۔ سارا دن آگ کے درمیان بیٹھی رہتی تھی اور پسینہ اس کا پانی کی طرح نکلتا تھا اور نہ صرف یہہ بلکہ رات کے ۱۲ بجے سے صبح تک بتوں کے آگے ہاتھ جوڑے ہمیشہ ایک پاؤں پر کھڑی رہتی تھی۔ اور دل میں یہہ کہتی تھی کہ اے رامجی اگر تو سچا خدا ہی تو مجھ پر ظاہر ہو۔ اس طرح سادھنی بنکر مندر مندر کا درشن کیا۔ اور ہر ایک مندر میں تین تین ماہ تک رہی۔ جہاں جاتی امیر غریب اس کو سجدہ کرتے تھے۔ کئی ساہوکار اس کے آگ جلانے کے لئے لکڑی لاتے تھے۔ اور اس کو ایک بڑا ثواب سمجھتے تھے۔

جاڑے کے موسم میں وہ تمام رات پانی میں بیٹھکر مالا پھیرتی تھی۔

چندر لیلا بیان کرتی ہی کہ کوئی سمجھ نہیں سکتا کہ وہ راتیں مجھ کو کیسی لمبی معلوم ہوتی تھیں۔ اور رات بھر میں کس قدر دُکھ اور تکلیف اُٹھاتی رہتی تھی۔ میری مالا میں ایک سو آٹھ ۱۰۸ دانے تھے۔ ایک ہاتھ میں مالا کو پھیرتی تھی۔ اور ہر دانے پر دیوتے کا نام لیتی تھی۔ اور دوسرے ہاتھ سے میں یہہ حساب رکھتی تھی کہ مالا کتنی دفعہ پھیری ہی۔ تمام رات میں ایک ہزار پھیر مالا کو دئے جاتے تھے۔ اور دیوتاؤں کا نام ایک لاکھ آٹھ ہزار دفعہ جپا جاتا تھا۔ اسی طرح تمام رات میں صبح کی منتظر رہتی اور بار بار پورب کی طرف نظر کرتی کہ کب پو پھٹیگی اور دن کے کوئی آثار نظر آویں گے۔ اور اکثر یہہ سوچتی تھی کہ یہہ رات کب ختم ہوگی؟ جب تھوڑی سی روشنی نظر آتی تب پانی میں سے آہستہ آہستہ بیٹھے بیٹھے بڑی مشکل سے باہر نکلتی۔ کیونکہ رات بھر کی سردی سے میرا سارا بدن سُن ہو جاتا تھا۔ پانی میں سے نکلکر تھوڑی دیر زمین پر لیٹ جاتی اور لیٹے لیٹے ان دھری ہوئی مورتوں تک جاتی۔ جن کی پوجا تمام دن کرنی پڑتی تھی۔ اور کئی دفعہ بیٹھی بیٹھی تھکاوٹ سے اُونگھنے لگتی تھی۔ اسی طرح میں رام دیوتے کی پوجا رات و دن برابر کرتی رہی۔ لیکن جو کچھ میں نے کیا اس سے میری کچھ تسلی نہ ہوئی۔

نوٹ۔ پانچ اگنی یعنے چاروں طرف آگ جلا کر بیچ میں آپ بیٹھنا۔

واقعات اور آرائیں

تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور کی رپورٹ بابت ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء سے معلوم ہوتا ہے کہ سال گذشتہ کے شروع میں کل طلبا کی تعداد پندرہ تھی جن میں سے ایک نے کرسمس کے موقعے پر سیمنری کو چھوڑ دیا۔ اس سال چار طالب علموں یعنے۔ بی۔ الیاس۔ پریم مسیح۔ سوریلام اور رسانول داس نے سیمنری کی سند کو حاصل کیا۔ ان چاروں نوجوان میں سے ایک بھی امریکن پریسبیٹرین مشن سے متعلق نہیں ہے بلکہ یہہ سب کے سب دیگر مشنوں سے تعلیم کے لئے اس مدرسے میں بھیجے گئے تھے۔ اس رپورٹ میں مدرسے کے موجود طالب علموں کے لئے ایک ڈارمٹری کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے جس کی نسبت روپئے کے لئے اپیل کی گئی ہے۔ علاوہ اس کے ڈاکٹر کیلاگ کی یادگار قایم کرنے کے لئے سیمنری کے بورڈ آف ڈایرکٹرز کی طرف سے یہہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ پانچ ہزار روپیہ جمع کیا جاوے اور اس کے سود سے ہر سال سیمنری میں لیکچروں کا سلسلہ جاری کیا جاوے جس کا نام "کیلاگ موریل لیکچرس" رکھا جاوے۔

اس رپورٹ میں سیمنری کے لایق اُستاد ڈاکٹر لوکس کے چھوڑنے کے لئے افسوس ظاہر کیا گیا ہے۔ حقیقت میں ہے بھی افسوس کی بات۔ تو بھی ہم کو یقین ہے کہ ان کی جگہہ پر کرنے کے لئے کوئی لایق اُستاد مقرر کیا جاویگا۔ سیمنری کے متعلق عورتوں اور بچوں کی جماعت کا کام بھی خاطر خواہ اور تسلی بخش معلوم ہوتا ہے۔

مسیحی عورتوں کے واسطے شمالی ہند کا طبی سکول جو لودیانہ میں سنہ ۱۸۹۴ء سے جاری کیا گیا ہے روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے۔ اس کا سنہ ۱۹۰۱ء کا پراسپکٹس چھپ چکا ہے۔ ہم اپنی مسیحی بہنوں کی اطلاع کے لئے اس پراسپکٹس کا خلاصہ شایع کرتے ہیں۔ تعلیم کے چار درجے ہیں۔

(۱) علم طب کے سیکھنے والوں کے لئے۔ یہہ تعلیم چار برس تک اُردو یا انگریزی دونوں زبانوں میں دی جاتی ہے۔ داخل ہونے سے پہلے انگریزی میں تعلیم پانے والیوں کو کم سے کم انٹرنس اور اُردو میں تعلیم حاصل کرنے والیوں کو مڈل سکول کا امتحان پاس کر لینا چاہئے۔

(۲) کمپونڈر کا کام سیکھنے والیوں کے لئے۔ اس میں داخل ہونے کے لئے طالب علموں کو کم سے کم مڈل سکول کا امتحان پاس ہونا چاہئے یا اس کے برابر کا امتحان جو سکول کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ دو برس کے بعد کامیاب طالب علموں کو سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔

(۳) نرس کا کام۔ اس کی تعلیم دو برس سے زیادہ عرصے تک دی جاتی ہے۔

(۴) دائی کا کام بھی دو برس تک سکھلایا جاتا ہے۔ اس کے بعد دائیوں کو لاہور جا کر سرکاری امتحان دینا پڑتا ہے۔

سکول میں داخل ہونے کے لئے امیدوار کی عمر کم سے کم سترہ سال کی ہونی چاہئے۔ سکول ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء کو کھلیگا۔ امیدوار ڈاکٹر ای۔ ایم۔ براؤن پرنسپل سکول سے خط و کتابت کر کے مفصل حالات دریافت کر سکتے ہیں۔

تذکرہ بشپ فرنچ۔ یہہ کتاب کرسچن نالج سوسائیٹی کی طرف سے شایع کی گئی ہے اس کو پادری تاراچند صاحب نے پادری لوئیس صاحب کی مصنفہ انگریزی کتاب سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ پادری تاراچند صاحب نے ترجمہ کرنے میں کمال کیا ہے۔ عبارت بامحاورہ اور سلیس ہے۔ چھپائی اور کاغذ بھی عمدہ ہے اور قیمت صرف ۳؍ رکھی گئی ہے۔

ہم نے اس کتاب کو بغور پڑھا۔ یہہ کتاب ہر ایک مسیحی کو ضرور بالضرور پڑھنی چاہئے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشپ فرنچ کی مشنری زندگی کیسی خود انکاری اور محنت اور تکلیف کی زندگی تھی۔ باوجودیکہ اس کے سامنے بھاری بھاری مشکلات پیش آئیں مگر وہ ایمان اور خدا کے فضل سے سب پر غالب آ گیا۔ اس سے ہر ایک مسیحی کارندے کو کام کرنے کی نسبت بہت سی نئی باتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔

زبردستی مسلمان بنانا۔ اکثر الزام لگایا جاتا ہے کہ مسیحی لوگوں کو لالچ اور دھوکے سے عیسائی بناتے ہیں جس کا کبھی کوئی ثبوت نہیں دیا گیا۔ مگر ذیل میں ہم اخبار عام سے اخذ کر کے ایک واقعہ شایع کرتے ہیں جس سے معلوم ہو سکیگا کہ سہارنپور کے بدمعاشوں نے کس قسم کی کارروائی کی ہے۔ "سہارنپور میں بدمعاشوں کا زور حد سے زیادہ گذر گیا ہے۔ متالال نام ایک لڑکا سکول سے گھر کو آتا تھا۔ دو تین ہم جماعت معہ ٹیچر کے ہمراہ تھے۔ رستے میں چند بدمعاش جبراً اسکو اُٹھا کر لیگئے اور اپنے ہاں لیجا کر زدو [illegible] اسکو دین اسلام قبول کرنے پر مایل کیا۔ وہ غریب خوف کے مارے ہاں ہاں کرتا تھا۔ یہہ کہانی نہایت حیران کرنیوالی ہے۔ وہ مسلمان بنایا گیا اور پھر اسکو سمجھا بجھا کر اسلئے مجسٹریٹ کے سامنے لیگئے کہ وہاں خوشی خاطر سے تبدیل مذہب کا اقرار کرے لیکن مجسٹریٹ کے روبرو پہنچتے ہی اسنے بھنڈا پھوڑ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . .	[illegible]
صرف ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نور افشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا۔ جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی۔ ایڈیٹر

ضرورت

ہم کو ایک درزی عیسائی جو کہ عمدہ کاریگر ہووے اور عمر میں کم سے کم ۳۰ یا ۴۰ سال کا ہو بہت جوان نہ ہووے اور اطفال و عیالدار ہووے اور چال و چلن میں اچھا ہووے اور آرفن اسکول میں کام بخوبی کر سکتا ہو۔ پکا بہادر مسیح میں سرگرم اس کی درخواست پر فیصلہ تنخواہ کیا جاویگا ؏

المشتہر

سوداگر بل لاہور نیٹ مشن
آرفن اسکول

۱ ضرورت ۲

سکاچ مشن اسکول چمبہ کے لیئے ایک فارسی مدرس کی ضرورت ہے۔ جو فارسی اور اُردو میں بخوبی ماہر ہو۔ درخواستیں معہ اسناد کے ذیل کے پتہ پر بھیجی جاویں۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ماہوار ہوگی ؏

المشتہر

ایچ سی سرکار ہیڈ ماسٹر مشن اسکول چمبہ

۳ ضرورت ۴

ہوشیارپور اسٹیشن میں دیہات کے کام کے لئے دو منادوں کی یعنے دو مبشر بالاستعداد عیسائیوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ اور الونس لودیانہ مشن کے قاعدوں کے مطابق دیا جاویگا۔ درخواستیں معہ نقل سندات کے مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جاویں ؏

المشتہر

پادری کے سی چٹرجی ہوشیارپور

ضروری گذارش

سٹوڈنٹس کانفرنس کے متعلق جو امسال ۲۹ ماہ حال لغایت ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء گجرات پنجاب میں ہونے والی ہے۔ چند اصحاب نے دریافت کیا ہے کہ کیا اُنکے لئے جو اس کانفرنس کے ممبر نہیں ہیں رہائش وغیرہ کا انتظام ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ اصحاب مذکور و دیگر مسیحی برادران کو جو اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے تشریف لانا چاہیں۔ واضح ہو کہ جہاں تک ہو سکیگا مسیحان گجرات کی طرف سے مکان اور چارپائی وغیرہ کا انتظام کیا جاوے گا ؏

نمائندہ

دیدار سنگھ

سٹوڈنٹس کانفرنس گجرات

۲۹ ستمبر تا ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء

ضروری اطلاع

۱۔ ہم نے اپنے پچھلے اعلان میں درج کیا تھا کہ گجرات کانفرنس پر دو روپیہ سے کم خرچ نہیں ہوگا۔ لیکن اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر یہہ مقررہ رقم کسی طالبعلم کی حیثیت سے زیادہ ہو تو ایسے طالب علم کو اس کے ہیڈ ماسٹر کی سفارش پر بہت رعایت کی جا سکتی ہے۔

۲۔ کوئی صاحب اپنا الگ بندوبست نہ کریں کیونکہ اس قسم کے جلسوں کا مطلب ایک یہہ بھی ہے کہ ایک جا خورو نوش و نشست و برخاست سے آپس میں اتحاد بڑھے۔

۳۔ پچھلے سال بھی حکام ریلوے نے ایسے موقع پر دریا دلی دکھا کر کرایہ میں رعایت کر دی تھی۔ اب کے ہم نے پھر درخواست کی ہے کہ اگر پانچ صاحبان اکٹھے سفر کریں تو صرف ایک طرف کا کرایہ دینا پڑے۔ امید ہے کہ ضرور شنوائی ہوگی۔

۴۔ اگر آپ اپنی تشریف آوری کی گاڑی کا بتہ سردار دیدار سنگھ صاحب (گجرات) کو لکھیں تو سٹیشن پر سواری کا بندوبست ہو سکے گا۔

۵۔ آخری التماس ہے کہ کانفرنس کے متعلق سب خط و کتابت مسٹر ایس کے۔ دتا صاحب (لاہور) جو یلی نونہال سنگھ سے ہونی چاہیے ؏

ایم ایل رلیارام سکرٹری

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ ایڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائیلی کے اہتمام سے چھپا ؏